MESSENGER
پیغامبر

حضرت معین الدین چشتی اجمیری رح

آپ کا فیض آج بھی جاری ہے

صادر علی قریشی کے قلم سے

ایک سوال ذہن میں بار بار اٹھتا ہے کہ اسپین میں اسلام کیوں ختم ہو کر رہ گیا، جبکہ اس کے برعکس برصغیر پاک و ہند میں جو کہ ۸۰۰ سال تک غیر ملکی غلامی میں رہا، بحمد تعالیٰ اسلام کو کوئی نقصان نہ پہنچا؟ اس سوال کا جواب ہر آدمی اپنے ذہن کے مطابق دے گا لیکن اس حقیقت سے کسی کو بھی انکار نہ ہوگا کہ مسلمانانِ ہند کے دلوں میں اسلام کی تڑپ اور اس کا وقار برقرار رکھنے میں جو کردار اولیائے کرام و صوفیائے عظام نے سرانجام دیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ یوں تو دنیا کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں اولیائے کرام نے خدمتِ اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف نہ کی ہوں لیکن خاص طور پر ایشیا کا وہ حصہ جسے ہم مسلم ایشیا کے نام سے موسوم کر سکتے ہیں اپنے سینے میں ان بزرگانِ دین کے لاکھوں انمٹ کارنامے سموئے ہوئے ہے۔ وہ حضرت داتا گنج بخش ہوں، حضرت جنید بغدادی رح، حضرت خواجہ عثمان ہارونی رح ہوں یا حضرت ابو سعید تبریزی رح، حضرت سید عبدالقادر جیلانی رح یا حضرت معین الدین چشتی رح، حضرت بہاؤ الدین زکریا رح ہوں یا حضرت بابا فرید گنج شکر رح۔ ان تمام نے ایک ہی کام سرانجام دیا اور وہ کام تھا کہ قال اللہ اور قال الرسول صلعم کی ترویج و تبلیغ کی جائے۔ ان تمام بزرگانِ دین میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح کا مقام منفرد حیثیت کا حامل ہے۔ آپ آسمانِ ولایت کے درخشندہ ستارے ہیں۔ آپ نے کفرستانِ ہند میں نہ صرف تبلیغِ اسلام کی بلکہ مسلم حکومت کے قیام کی راہیں بھی استوار کیں۔

سوانح حیات حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رح ۱۴ رجب المرجب ۵۳۰ ہجری میں قصبہ سنجر میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام نامی خواجہ معین الدین حسن ہے۔ آپ کا سلسلہ پدری سولھویں پشت میں حضرت مولا علی مشکل کشا کرم اللہ وجہہ پر ختم ہوتا ہے اور سلسلہ مادری گیارہ واسطے سے حضرت عبداللہ موصوف المعدد پر ختم ہوتا ہے۔ یعنی آپ نجیب الطرفین اور شرف النسب ہیں۔ آپ نے تحصیلِ علم کی خاطر دنیا بھر کی سیاحت کی۔ اس طرح آپ نے ظاہری علوم سے اپنے دل کی صفائی کی لیکن قلب جس روشنی کا متلاشی تھا وہ حاصل نہ ہو سکی۔ اس مقصد کی خاطر آپ مختلف بزرگانِ دین کے مزاراتِ مقدسہ کی زیارت سے کسبِ فیض فرماتے ہوئے موضع ہارون جا پہنچے۔ جہاں حضرت خواجہ عثمان ہارونی رح جیسے آفتابِ دین و معرفت و ماہتابِ عالمِ حقیقت موجود تھے۔ آپ ان کے حلقۂ ارادت میں داخل ہو کر کسبِ معرفت فرمانے لگے۔

بیعت آپ کا طریقۂ بیعت بہت دلچسپ ہے۔ ایک ہی دو جاں صلات کے مجاہدۂ نفسانی کے بعد ہی تحت الثریٰ سے عرشِ معلیٰ تک حجابات اٹھ گئے۔ سب کچھ بلا تکلف دکھائی دینے لگا۔ اس کے بعد خواجہ عثمان ہارونی رح آپ کو مکہ معظمہ لے گئے اور وہاں آپ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کو خانۂ کعبہ کے حضور میں پیش کیا۔ غیب سے ندا آئی کہ ہم نے معین کو قبول کیا۔ وہاں سے مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ دربارِ نبوت صلعم میں خواجہ صاحب نے سلام عرض کیا۔ رسالت مآب صلعم کے دربار سے ارشاد ہوا "وعلیکم السلام یا قطب المشائخ"۔

سماع سے لگاؤ آپ حافظِ قرآن اور صاحبِ سماع تھے۔ آپ کو سماع سے حد درجہ لگاؤ تھا۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح فرماتے ہیں کہ خواجہ صاحب رح کی محفلِ سماع میں اکثر علمائے تجرید مشائخ کبار جیسے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رح، حضرت بہاؤ الدین بخاری رح، حضرت جلال الدین تبریزی رح، حضرت شیخ برہان الدین غزنوی رح اور حضرت خواجہ سلیمان رح شریک ہو کر فیضیاب ہوتے تھے۔ آپ کے زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ صبح کی نماز اکثر عشاء کے وضو سے پڑھتے تھے۔ ہر دن اور رات کو ایک بار قرآن ختم کرتے تھے۔

تفویضِ ولایتِ ہند حضرت خواجہ صاحب جب اپنے پیر روشن ضمیر سے نعمتیں حاصل کر چکے تو ان کی اجازت سے سفر پر روانہ ہوئے۔ واپسی پر مدینہ پہنچے اور وہاں سے دربارِ رسالت صلعم میں حاضری دینے لگے۔ وہاں حضور سرورِ کائنات صلعم کی حضوری حاصل ہوئی اور حکم ہوا کہ اے معین الدین تو ہمارے دین کا معین ہے۔ ولایتِ ہند تیرے سپرد کرتے ہیں، جا اور اجمیر میں رہ کہ جہاں کفر کی بدلیاں چھائی ہوئی ہیں آفتابِ اسلام کی روشنی پھیلا، خدا تجھے کامیاب کرے گا۔ آپ وہاں سے واپس ہو کر بغداد تشریف لے گئے اور تمام واقعہ مرشد کے گوش گزار کیا، وہ بہت خوش ہوئے اور آپ کو سندِ خلافت سے نواز کر ہندوستان کی جانب روانہ کیا۔

اجمیر میں آمد آپ لاہور کے راستے دہلی تشریف لے گئے، جہاں سے اجمیر کا رخ کیا۔ شہر کے باہر میدان میں ایک درخت کے نیچے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اقامت گزیں ہوئے۔ لیکن تھوڑی دیر بعد راجہ کا ساربان آیا اور خواجہ صاحب کو مجبور کیا کہ وہ جگہ چھوڑ دیں کیونکہ وہاں راجہ کے اونٹ آرام کیا کرتے تھے۔ آپ یہ کہتے ہوئے وہاں سے اٹھ گئے کہ یہاں ہم تو جا رہے ہیں لیکن راجہ کے اونٹ بیٹھے ہی رہ جائیں گے۔ یہ فرما کر آپ انا ساگر حوض کے کنارے تشریف لے گئے۔ جب آپ کو معلوم ہوا کہ وہی جگہ ہے جہاں پر میر سید حسین رح جہاد کے دوران قیام پذیر ہو چکے تھے تو آپ بہت خوش ہوئے۔ راجہ کے اونٹ بیٹھ کر رہ گئے۔ اس نے مختلف ہندو جوگیوں کی مدد سے اونٹوں کو وہاں سے اٹھانا چاہا لیکن ناکام رہا۔ آخر کار ساربان کو کہا کہ وہ خواجہ صاحب سے معافی مانگے۔ جس کے بعد ہی اس کے اونٹ اٹھ کر جانے کے قابل ہو سکے۔ اجمیر کا راجہ پتھورا اسلام دشمنی میں مشہور تھا۔ اسے جب علم ہوا کہ ایک مسلمان درویش یہاں دینِ حق کی تبلیغ کے لئے آئے ہیں تو اس نے مختلف جوگیوں اور ہندو پنڈتوں کو خواجہ صاحب کے مقابلے پر روانہ کیا۔ ان تمام ہندو جوگیوں میں اجے پال جوگی بہت مشہور تھا، اس کے سحر و علوم کا شہرہ دور دور تک تھا۔ آپ نے اجے پال سے مقابلہ کیا اور اسے شکست دے کر مشرف بہ اسلام کیا۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح نے راجہ پتھورا کو پیغام بھیجا کہ وہ راہِ راست پر آ جائے اور بتوں کی پوجا چھوڑ کر معبودِ حقیقی پر ایمان لائے۔ وہ بدبخت باز نہ آیا۔ آپ نے خواب میں سلطان شہاب الدین کو بشارت دی کہ وہ اجمیر پر حملہ کر کے مسلم حکومت کے قیام کی بنیاد رکھے۔ شہاب الدین نے اجمیر پر حملہ کیا اور راجہ پتھورا کو زندہ گرفتار کر کے کفرستانِ ہند میں اسلامی حکومت قائم کر دی۔

فرموداتِ عالیہ ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ عاشق وہ ہے کہ اگر صبح کی نماز ادا کرے تو دوسری نماز تک خیالِ دوست میں محو رہے۔ دل محبت کا آتشکدہ ہے کہ جو کچھ اس میں پڑے گا جل جائے گا اور نیست ہو جائے گا، کیونکہ محبت کی آگ سے بڑھ کر کوئی آگ نہیں ہے۔ آپ درویشی کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ درویش وہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس کے پاس ضرورت لے کر جائے تو مایوس نہ لوٹے۔ عارف کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ عارف وہ ہے جو اپنا دل دونوں جہان سے ہٹا لے … وہ ہے جو تجرید … عالمِ غیب سے ہر لحظہ لاکھوں تجلیاں اس پر ظاہر ہوتی رہیں اور ایک دم میں کئی ہزار وارد ہوں اور ایک سانس میں ایک قدم سے عرش سے گزر کر … اپنے مقام پر لوٹ آئے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ عارفِ کامل کی نظر ایسی ہونی چاہیے کہ جو کچھ مقصود ہو چکا ہے اسے دیکھ لے اور سوائے خدا کے کسی کی دوستی کا خواہش مند نہ ہو۔

کرامات آپ کی حیاتِ طیبہ کا مطالعہ کریں تو آپ کی زندگی میں بہت سی کرامات نظر آتی ہیں لیکن یہاں صرف چند ایک کے بیان پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ آپ ایک مرتبہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رح اور شیخ اوحد الدین کرمانی رح کے ہمراہ تشریف رکھتے تھے کہ سامنے سے ایک لڑکا تیر و کمان ہاتھ میں لئے گزرا۔ آپ نے اسے دیکھ کر فوراً فرمایا کہ یہ لڑکا بڑا ہو کر دہلی کے تخت کا وارث بنے گا۔ یہی ہوا، چند سال بعد وہ شخص سلطان شمس الدین التمش کے نام سے دہلی کا بادشاہ بنا۔

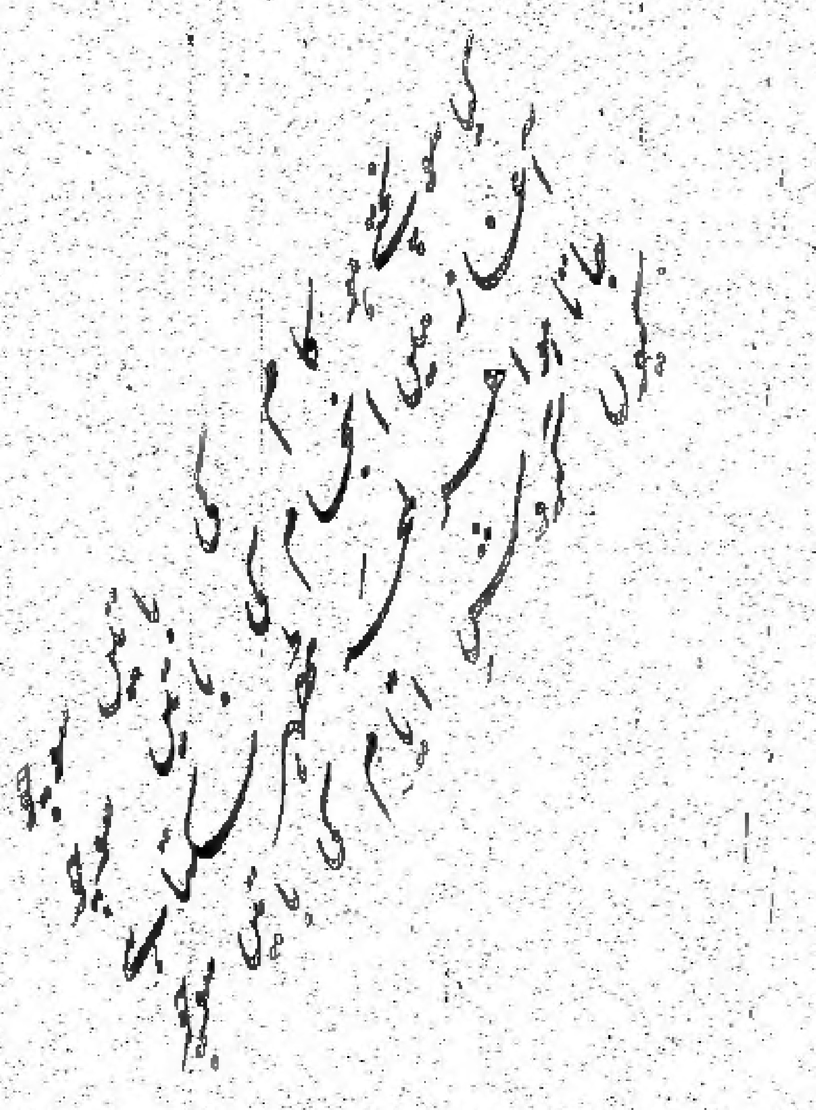
ایک مرتبہ ایک شخص ناحق پھانسی پر چڑھا دیا گیا۔ اس کی ماں روتی پیٹتی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے فریاد کی۔ آپ نے فرمایا کہ مائی اگر تیرا لڑکا واقعی بے گناہ ہے تو زندہ … اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ بندے کو اپنے رب سے اتنا تعلق ضرور ہونا چاہیئے کہ وہ جو کچھ درخواست کرے قبول ہو جائے ورنہ وہ پھر درویش کہلانے کا حق نہیں رکھتا۔

اولاد آپ نے دو شادیاں کیں جن سے تین فرزند اور ایک صاحبزادی پیدا ہوئیں۔ آپ کے تینوں صاحبزادوں کے اسمائے گرامی حضرت خواجہ ابو سعید رح، حضرت خواجہ فخر الدین رح اور حضرت خواجہ حسام الدین رح ہیں جبکہ صاحبزادی کا نام حضرت بی بی حافظ جمال رح ہے۔

وفات ۶ رجب المرجب ۶۳۳ ہجری کی رات کا ذکر ہے کہ آپ نمازِ عشاء ادا کرنے کے بعد اپنے حجرۂ خاص میں چلے گئے اور دروازے کو اندر سے بند کر لیا۔ رات بھر وجد کی کیفیت طاری رہی۔ لیکن آخری شب حجرہ پر مکمل خاموشی چھا گئی۔ صبح کی نماز کے وقت خدام نے آوازیں دیں لیکن کوئی جواب نہ ملا۔ آخر دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ آفتابِ ہند اپنی صورت نورانی کو چھپا کر مالکِ حقیقی سے جا ملا ہے۔ وفات مبارک کے بعد لوگوں نے آپ کی پیشانی پر حبیب اللہ مات فی حب اللہ لکھا ہوا دیکھا۔ آپ کا مزار مبارک اجمیر میں آج بھی مرجعِ خلائق ہے اور لاکھوں دردمندوں کی آرزوؤں کے حصول کا مرکز ہے۔

THE MESSENGER
پیغامبر
اسکاربرو کینیڈا
مدیر سہیل

جہاں بینی میری فطرت ہے لیکن
کسی جمشید کا ساغر نہیں ہیں



مشعل ہدایت

ابوالکلام آزاد

۱۸۸۹ء میں مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔ جامعۂ ازہر (مصر) میں تعلیم حاصل کی۔ عملی زندگی کا آغاز اپنے پرچے "الہلال" سے کیا۔ تحریک ترک موالات سے سیاسی زندگی کا آغاز کیا۔ آخر تک کانگریس سے منسلک رہے اور بھارت کے وزیر تعلیم بنے۔ ۲۲ فروری ۱۹۵۸ء کو دہلی میں انتقال ہوا۔ آپ کی تصنیف میں تذکرہ اور غبار خاطر سب سے زیادہ مشہور ہیں۔

O

○ عدالت کی ناانصافیوں کی فہرست بڑی طولانی ہے، تاریخ آج تک اس کے ماتم سے فارغ نہ ہو سکی، ہم اس میں حضرت مسیح جیسے پاک انسان کو دیکھتے ہیں جو اپنے عہد کی اجنبی عدالت کے سامنے چوروں کے ساتھ کھڑے کئے گئے، ہم کو اس میں سقراط نظر آتا ہے جس کو صرف اس لئے زہر کا پیالہ پینا پڑا کہ وہ اپنے ملک کا سب سے زیادہ سچا انسان تھا۔

○ انسان کی سب سے بڑی عقلمندی عبرت پذیری ہے مگر سب سے بڑی غلطی غفلت اور اغماض ہے۔

○ عالم تقدیر خاموش نہیں ہے وہ ایک امام ناطق ہے اس نے عمومی طور پر تمام عالم کی قسمت کا فیصلہ ازل ہی میں کردیا تھا لیکن اشخاص و اقوام کی تقدیر کا فیصلہ ہمیشہ ہوتا رہتا ہے۔

○ غلامی کے چاہے کیسے حسین نام کیوں نہ رکھے جائیں، غلامی بہرحال غلامی ہے۔

○ اگر سچائی کو اس کی اصلی قدر کے وقت پیش نہ کیا جائے تو اس کے وجود کا اعتراف بے کار ہے اور چراغ جلانے کا اصلی وقت غروب آفتاب کے بعد آتا ہے نہ کہ پچھلے پہر۔

○ درخت سب بوتے ہیں لیکن ہر شخص کے نصیب میں یہ نہیں ہوتا کہ پھل بھی کھائے۔ پس نہایت مبارک ہے وہ ہاتھ جو تخم پاشی کے بعد ہی اپنے دامن میں اس کے پھلوں کو بھی دیکھے۔

○ دلوں کی اقلیم میں منزل اور طرز کے اندر انقلاب آجاتا ہے اور اسی کے انقلاب سے اس دنیا کے انقلابات وابستہ ہیں۔

○ زبان کی پکار ضائع جا سکتی ہے پر اعمال کی صدا کبھی جواب لئے بغیر نہیں رہتی۔

○ انسانی زندگی کا کمال یہ ہے کہ وہ خدا سے مشابہ ہو جائے۔

○ حسن، خوشبو، نغمہ اور زیبائی وغیرہ الگ الگ نام ہیں لیکن حقیقت صرف ایک ہے یعنی عدل و اعتدال۔

سچی باتیں

(از مولانا عبدالماجد دریابادی مرحوم)

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا   مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا   وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا، ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی، غلاموں کا مولیٰ

مسدس حالی کے یہ نعتیہ اشعار غالباً آپ کی نظر سے گزر چکے ہوں گے ان میں سرور کائنات صلعم کی جو تصویر دکھائی گئی ہے، یہ آپ کے نزدیک محض شاعری ہے، یا حقیقت بیانی ہے؟ حدیث و سیرت کی معتبر کتابوں میں اس پاک زندگی کے یہی پاک خط و خال درج ہیں۔ یا اس کے بجائے جو ناقدین کو جانے دیجئے۔ آج جن لوگوں نے مخالفت و عداوت کے جذبات کے ساتھ قلم اٹھائے ہیں، کیا ان کو بھی اس کے مخالف کچھ لکھنے کی جرات ہوسکی ہے؟ ان کو بھی جانے دیجئے، کفار قریش میں جو شدید ترین دشمن تھے، اور جو "شاعر" و "ساحر" "کاہن" و "مجنون" کہہ کہہ کر اپنی "خوش دماغی" کا ثبوت بہم پہنچاتے رہتے تھے، کیا ان کو بھی کبھی رحمت عالم کی شفقت و رحمت، ہمدردی و غریب نوازی، تواضع و انکسار میں شک و شبہ ہوا ہے؟

آپ کہتے ہیں کہ آپ تباہ ہوئے جاتے ہیں۔ ہلاک ہوئے جاتے ہیں برباد ہو رہے ہیں، اگردش فلک آپ کو پیسے ڈالتی ہے۔ لیکن آپ نے ادھر بھی کبھی خیال کیا ہے کہ آپ کی زندگی کو آپ کے سردار اور ساری دنیا کے سردار کی زندگی سے کوئی بعید سی بعید مناسبت بھی باقی رہی ہے؟ آپ کے طرز عمل کو آپ کے آقا، اور ساری دنیا کے آقا کے طرز عمل سے کوئی ادنیٰ سا ادنیٰ واسطہ بھی رہ گیا ہے؟ آپ اگر زمیندار ہیں، تو اپنے کاشتکاروں کے ساتھ، اگر حاکم ہیں تو اپنے زیردستوں کے ساتھ، اگر بڑے ہیں تو اپنے چھوٹوں کے ساتھ، آپ کا کیا برتاؤ ہے؟ کتنے بیکسوں کی غمخواری، اور دکھیاروں کی خبر گیری میں آپ نے اپنے خواب استراحت کی کچھ گھڑیاں بھی قربان کی ہیں؟ اپنی عمر میں کتنے فاقہ زدوں کے حلق میں رزق کے دانے پہنچانے کے لئے آپ نے اپنی دعوتیں اور ضیافتیں ناغہ کی ہیں؟ عید میں جب اپنے بچوں کو نئے کپڑوں میں دیکھ کر آپ خوش ہوتے ہیں کبھی ادھر بھی آپ کا ذہن جاتا ہے کہ آپ ہی کی بستی میں، آپ ہی کے محلہ میں، آپ ہی کے پڑوس میں کتنے بن ماں باپ کے بچے ایسے بھی ہیں، جو آپ کے بچوں کے نئے کپڑوں کو نہیں، ان کے جسم کی جھلی پرانی اترن کو ترس رہے ہیں؟ حکام کی پارٹیوں، رئیسوں کے ایٹ ہوم میں جس وقت چاروں طرف الوان نعمت کے ڈھیر لگے ہوں، کبھی یہ یاد بھی آپ کے دل میں کھٹک پیدا کرتی ہے کہ اس قطعہ زمین سے چند قدم کے فاصلہ پر آپ ہی کے کچھ بھائی بند ایسے بھی ہیں جن کے گھروں میں اگر آپ کی سجی سجائی میز کی پلیٹیں نہیں، بلکہ آپ کے بچے کھچے جھوٹے کے وہ ٹکڑے، جنھیں شاید آپ کے کتے بھی نہ کھائیں، پہنچ جائیں تو ان بیچاروں کو رزق نصیب ہو جائے؟

آپ کے رسول رحمت کو خدائے عالم کا مخدوم بنا کر بھیجا تھا، مگر وہ سب کی خدمت پر حریص رہے، آپ کی حیثیت خادم سے زائد نہیں، لیکن آپ بجائے خدمت کرنے کے دوسروں سے خدمت لینے پر حریص ہیں اور رب العزت کے حبیب اپنے ہاتھ سے دوسروں کے کام کاج کر دیا کرتے تھے، آپ خود اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنے میں اپنی توہین سمجھتے ہیں اور محتاجوں اور بیماروں کی ہم نشینی، فاقہ زدوں اور بیماروں کی دلدہی فرماتے رہتے تھے آپ کو صرف امیروں اور رئیسوں، حاکموں اور افسروں کی دوستی اور ہم نشینی میں لطف آتا ہے وہاں فرط خلوص و ایثار سے دشمن تک اپنے ہو جاتے تھے یہاں خود عزیزوں کا یہ عالم ہے کہ اپنے تک دشمن بنے جاتے ہیں! اس حال میں ہم کو آپ کو کوئی حق حاصل ہے کہ اپنی پستی و شکستہ حالی، ذلت و درماندگی پر فریاد برپا کر سکیں، یا حرف شکوہ زبان پر لا سکیں؟

سرور بارہ بنکوی

وہ اپنی شاعری اور ترنم دونوں میں منفرد تھا

حلقۂ ادب اسکاربرو ۳، اپریل کو سرور کی پہلی برسی منا رہی ہے۔



اردو کے خوش گو شاعر سرور بارہ بنکوی مرحوم

یہ ۱۹۵۳ء کی بات ہے۔ میں ان دنوں سکھر میں مقیم تھا۔ ایک دن میرے عزیز دوست اور شاعر آفاق صدیقی تشریف لائے ــــ اور کہنے لگے کہ پاکستان ریڈیو کلب سکھر کے زیر اہتمام ایک ادبی نشست کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ یہ جلسہ "المہران" کی نئی تعمیر شدہ عمارت میں ہوگا۔ میں ان دنوں ایم اے کے امتحان کی تیاری میں مصروف تھا، لیکن شاعرے کا ذکر سن کر میرے پڑھنے کا سارا موڈ ہی ختم ہو گیا اور وقت مقررہ پر جلسہ گاہ کی طرف قدم خود بخود اٹھتے چلے گئے۔

اس رات "المہران" کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ رنگ برنگے بلب تاحد نظر جلوہ گر تھے۔ یوں تو متعدد ادبا اور شعرا ملک کے مختلف گوشوں سے آئے تھے لیکن ان میں میری ملاقات صرف ایک ہی سے تھی وہ تھے جمیل الدین عالی صاحب۔ چنانچہ ان سے گفتگو کرنے کے بعد میں چپ چاپ ایک کونے میں ایک اجنبی کی طرح بیٹھ گیا۔

چند ادیبوں کی تقریروں کے بعد مشاعرے کی کارروائی شروع ہوئی۔ مقامی شعرا کے بعد مہمان شعرا یکے بعد دیگرے آنے شروع ہوئے۔ میں ان سب کو سنتا رہا مگر چونکنے کی نوبت نہیں آئی معاً آفاق صدیقی کی دعوت پر ایک جوان، خوبصورت شخص اٹھا اور نہایت مترنم اور دلنشیں آواز میں یہ غزل سنانی شروع کر دی۔ میں سراپا شوق بن کر سننے لگا:

طلسم عارض و لب سے نکل کے آئے ہیں
ہم اہل شوق بہت دور چل کے آئے ہیں
جو تیری بزم طرب سے نکل کے آئے ہیں
نئی حیات کے سانچے میں ڈھل کے آئے ہیں
بہ فیض دست جنوں اہل دل جہاں بھی گئے
خزاں کو موسم گل میں بدل کے آئے ہیں
جمال عارض و کاکل، تمام سنبل و گل
وہ جیسے آج بہاروں میں ڈھل کے آئے ہیں۔

بہاروں میں ڈھلی ڈھلائی غزل مشاعرے میں چونک اٹھا۔ شاعر نے غزل کے نازک آبگینے میں حسن و عشق اور فکر و فن کی تند و تیز شراب جس چابک دستی سے پیش کی تھی اس نے "المہران" کی وسیع و عریض عمارت میں قبول عام کا درجہ حاصل کر لیا۔ اور میں بھی جب وہاں سے اٹھا تو یہ گنگناتا ہوا اٹھا

وہ جیسے آج بہاروں میں ڈھل کے آئے ہیں۔

اس واقعہ کو دو سال ہو گئے۔ میں کراچی چلا آیا اور جامعہ ملیہ کالج کے شعبۂ اردو سے وابستہ ہو گیا۔ ایک دن کالج میں چھٹی تھی۔ میں ضیا الحسن صاحب سے ملنے "افکار" کے دفتر پہنچا۔ جوں ہی چق اٹھا کر اندر داخل ہوا، بھائی ضیا کہنے لگے۔

"بہت خوب! تم بڑے موقع سے آئے"

پھر پلٹ کر ایک شخص سے مخاطب ہوئے۔

"بھئی! یہ ہیں ہمارے کاکوی (میرا سابق ادبی نام) انہیں آپ ان ہی کے ساتھ گراموفون کمپنی چلے جائیں۔

اب جو میں نے مڑ کر دیکھا تو ضیا بھائی کے دائیں جانب وہی شاعر بیٹھا تھا جس نے دو سال قبل سکھر کے ایک ادبی جلسہ گاہ میں اپنی غزل مخصوص انداز میں سنائی تھی اور مجھے سنا تو وہ مصرعہ یاد آ گیا۔

وہ جیسے آج بہاروں میں ڈھل کے آئے ہیں

اور یہ تھے اردو کے مشہور شاعر اور فلمی دنیا کی جانی پہچانی شخصیت۔ سرور بارہ بنکوی۔

سرور صاحب سے ڈرامائی انداز میں ہونے والی یہ پہلی ملاقات تھی۔ پھر اس کے بعد ان سے بارہا ملاقاتیں رہیں۔ اس وقت بھی جب وہ ڈھاکہ سے آتے اور اس زمانے میں بھی جب وہ سقوط مشرقی پاکستان سے قبل یہاں آ کر سکونت پذیر ہوئے۔

سرور بارہ بنکوی پاک و ہند کے مقبول غزل گو شاعروں میں تھے۔ وہ ۱۹۱۹ء میں بارہ بنکی ضلع یوپی کے ایک زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ لکھنؤ اور علی گڑھ میں تعلیم پائی۔ چونکہ خاندان میں کوئی بھی شاعر نہ تھا، اس لئے ادبی ذوق انہیں ورثہ میں قطعاً نہیں ملا تھا۔ اپنے طبعی رجحان کی بدولت وہ اس کوچے میں وارد ہوئے۔ چودہ سال کی عمر سے شعر کہنا شروع کیا۔ ابتداء میں اسکول کے ایک استاد سے اصلاح لی۔ پھر انہیں پروفیسر اقبال عظیم کی شاگردی کا شرف حاصل ہوا۔ اقبال صاحب ایک اچھے استاد کے علاوہ اعلیٰ پائے کے شاعر بھی ہیں۔ چنانچہ سرور نے ان سے خاصا استفادہ کیا۔ پھر ان کی ملاقات جگر مراد آبادی سے ہو گئی۔ اور انہوں نے سرور کے ذوق سخن گوئی کو محسوس کرتے ہوئے ان کی خاصی ہمت افزائی کی، اسی کا نتیجہ تھا کہ وہ بہت جلد مشاعروں میں مقبول ہو گئے۔ مزید برآں مشہور ادبی جرائد مثلاً "نیا دور"، "آجکل" اور "نیرنگ خیال" میں ان کے کلام کی اشاعت نے انکی شہرت کو اور بھی جلا بخشی۔

تقسیم کے بعد مشاعرے میں شرکت کرنے کی غرض سے سرور بارہ بنکوی یوں تو بارہا ڈھاکہ گئے لیکن ۱۹۵۱ء میں یوم آزادی کے موقع پر منعقد ہونے والے مشاعرے میں گئے تو وہیں کے ہو گئے۔ وہاں قیام کے دوران وہ انجمن ترقی اردو سے وابستہ رہے۔ سرور نے مشرقی پاکستان میں اردو زبان و ادب کے فروغ کے سلسلے میں نمایاں خدمات انجام دی تھیں۔ ڈھاکہ میں انجمن ترقی اردو کی اپنی عمارت بنوانے کا سہرا بھی ان ہی کے سر رہا لیکن وہاں کے سیاسی حالات کچھ اس درجہ دگرگوں ہو رہے تھے کہ سرور بارہ بنکوی ۱۹۶۹ء میں کراچی آ گئے اور مستقل طور پر سکونت اختیار کر لی۔

سرور کی شاعری کا آغاز یوں تو ۱۹۴۵ء میں ہو چکا تھا لیکن آزادی کے بعد ہی ان کے لب و لہجے میں پختگی اور سنجیدگی آئی۔ ان کی غزلوں میں ذاتی دکھ درد کی حمایت بازگشت کے ساتھ ساتھ غم دوراں کی آمیزش بھی نمایاں ہوئی۔ ان کا کلام اگر ایک طرف "آپ بیتی" کا درجہ رکھتا ہے تو دوسری جانب ہم اسے "جگ بیتی" کا مقام بھی بجا طور پر دے سکتے ہیں۔ حصول آزادی کے بعد پیدا ہونے والے ہجرت کا المناک سلسلہ، مشرقی پاکستان میں اجنبی ہونے کا گمان، تہذیب و ثقافت کے ابھرنے کا احساس یہ سانحے دراصل کچھ اس طرح سرور کے کلام میں سما گئے ہیں کہ آپ بیتی اور جگ بیتی کا دلچسپ سنگم بن گیا ہے۔ ایک کو اپنے بیان کی دھڑکن سنائی دیتی ہے۔ جذبے کی صداقت فکر کی گہرائی اور مشاہدے کی وسعت کے ساتھ غزل کے روایتی انداز نے سرور کے اشعار میں بالائی اثر آفرینی اور غضب کی دلآویزی



کراچی کی ایک ادبی تقریب میں بائیں سے پہلے سرور بارہ بنکوی (مرحوم) بیٹھے ہیں

قرآن اور آپ کا گھر

کیا آپ کے گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے؟

بالغ افراد میں سے کتنے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں؟

کیا بچوں کو قرآنی قصص و واقعات سنائے جاتے ہیں؟

کیا گھر میں قرآن کی آیات اور احکام پر باتیں ہوتی ہیں؟

بڑوں اور بچوں کو قرآن میں سے کیا کچھ یاد ہے؟

بڑوں اور بچوں میں سے قرآن کا مفہوم سمجھنے یا ترجمہ جاننے والا بھی کوئی ہے؟

کیا گھر میں قرآن کو سمجھنے کیلئے ترجمے یا تفسیریں وغیرہ موجود ہیں؟

کیا قرآنی آیات یا ان کے تراجم کے کتبے دیواروں پر آویزاں ہیں۔

کیا گھر کے مرد یا خواتین کسی حلقۂ درس قرآن میں حصہ لیتی ہیں؟

محض آپ کے غور و خوض کیلئے

سلطان صلاح الدین ایوبیؒ

فاتح بیت المقدس غازی صلاح الدین ایوبی کی وفات ۔۔۔ انتقال ۴ مارچ ۱۱۹۳ء کو دمشق میں ہوا تھا۔

۱۱۳۸ء میں جب سلطان صلاح الدین ایوبی پیدا ہوئے تو ۔۔۔ اسلام خطرات میں گھری ہوئی تھی بلکہ خود اس کا اپنا خاندان بھی افلاس اور گمنامی کا شکار تھا۔ جس روز صلاح الدینؒ پیدا ہوا اسی روز اس کے خاندان کو جلاوطنی کا حکم ملا ۔۔۔ ایک برس کا ہوا تو اس کے خاندان کے دن پھرنے لگے۔ اس کے والد کو نورالدین زنگی نے بعلبک کا ناظم مقرر کر دیا۔ صلاح الدین کی ابتدائی زندگی کے حالات پر پردہ پڑا ہوا ہے۔



[illegible]

یاد رکھیئے

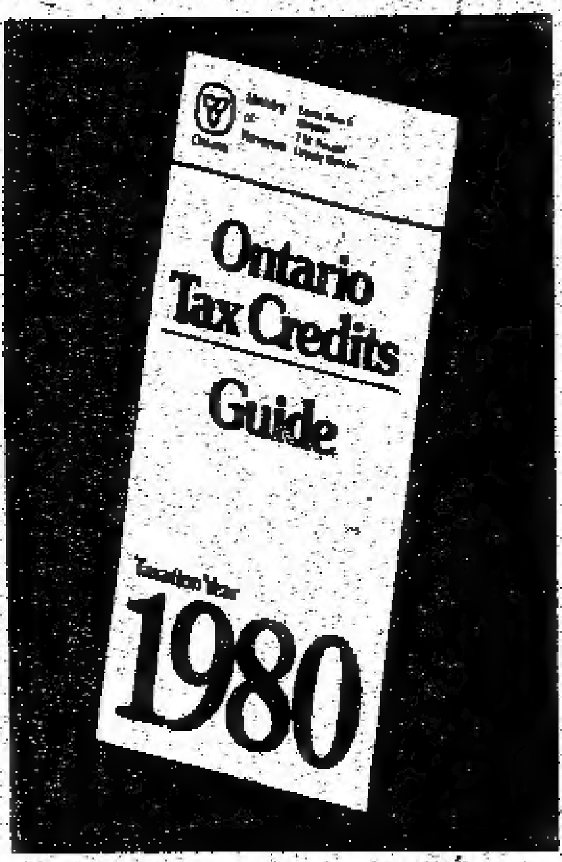
انکم ٹیکس فارم بھرتے وقت اونٹاریو ٹیکس کریڈٹ کو۔

معلوم کیجئے کہ کیسے آپ اس کے مستحق ہو سکتے ہیں:

اگر آپ اونٹاریو میں رہائش پذیر ہیں اور آپکی عمر پینسٹھ سال سے کم ہے تو آپ تین میں سے ایک یا ایک سے زیادہ اونٹاریو ٹیکس کریڈٹ کے حقدار ہو سکتے ہیں۔ خواہ آپ کی آمدنی قابل ٹیکس ہو یا نہ ہو۔

اونٹاریو ٹیکس کریڈٹ حاصل کرنے کیلئے مرکزی حکومت کے ٹیکس فارم کے ساتھ بنفشی رنگ کا اونٹاریو ٹیکس کریڈٹ فارم بھی پُر کر کے روانہ کریں۔

یاد رکھیئے: اونٹاریو ٹیکس کریڈٹ آپ ہی کیلئے ہے، اسے پُر کر کے ضرور بھیجئے۔



سینئر سٹیزنز توجہ دیں!

۱۹۸۱ء میں جاری شدہ اونٹاریو ٹیکس گرانٹ جائیداد اور سیلز ٹیکس کریڈٹ کی بجائے، ایسے سینئر سٹیزنز کو دی جاتی ہے جن کی عمر ۳۱ دسمبر ۱۹۸۰ء کو پینسٹھ سال یا اس سے زیادہ ہو گئی ہو۔ اگر آپ مرکزی حکومت کا ٹیکس فارم بھر رہے ہیں تو آپ کو اونٹاریو ٹیکس کریڈٹ کا فارم نہیں بھرنا چاہئے البتہ اگر آپ سیاسی چندہ کے ٹیکس کریڈٹ کے حقدار ہوں۔

نرسنگ ہوم کے مکین

ایسے لوگ جو نرسنگ ہوم یا اس سے ملتے جلتے ادارے میں رہائش پذیر ہیں، جائیداد ٹیکس کریڈٹ یا جائیداد ٹیکس گرانٹ کے حقدار نہیں۔

مزید معلومات کیلئے یا اونٹاریو ٹیکس کریڈٹ گائیڈ منگوانے کیلئے وزارت مالیات کے دفاتر کو درج ذیل نمبروں پر مفت فون کریں۔

- In Metro Toronto – dial 965-8470
- In Area Code 807 – ask the Operator for Zenith 8-2000
- In all other areas – dial 1-800-268-7121

The Ontario Government – working to help people.

سیاسی چندہ کا ٹیکس کریڈٹ

اونٹاریو میں بسنے والے اس کریڈٹ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں، جو حکومت سے منظور شدہ کسی بھی سیاسی جماعت، انتخاب کرانے والی جماعت یا کسی امیدوار کو چندہ دیتے ہیں۔ اس قسم کا ٹیکس کریڈٹ اس صورت میں قابل ادا ہے جب آپ کا صوبے کو واجب الادا ٹیکس، جائیداد اور سیلز ٹیکس کریڈٹ سے زیادہ ہو۔ اس مد میں آپ زیادہ سے زیادہ ۵۰۰ ڈالر تک حاصل کر سکتے ہیں۔

جائیداد ٹیکس کریڈٹ

جائیداد ٹیکس کریڈٹ، آپ کی جائیداد ٹیکس یا رہائشی کرایہ یا آپ کی قابل ٹیکس آمدنی پر منحصر ہے اور یہ آپ کے بلدیاتی اور اسکول ٹیکس کے بار کو ہلکا کر دیتا ہے۔

سیلز ٹیکس کریڈٹ

خوردہ نرخ پر اشیاء خریدتے وقت ادا کئے ہوئے ٹیکس کا کچھ حصہ اس کریڈٹ کے تحت واپس مل جاتا ہے، اس کا انحصار آپ کے ذاتی ٹیکس سے مستثنیات اور قابل ٹیکس آمدنی پر ہے۔ جائیداد اور سیلز ٹیکس کریڈٹ کے ذریعہ آپ زیادہ سے زیادہ ۵۰۰ ڈالر تک حکومت سے واپس لے سکتے ہیں۔

Ministry of Revenue
Ontario
Lorne Maeck, Minister
William Davis, Premier

بقیہ
سرور بارہ بنکوی

پیدا کر دیا ہے۔ نمونے کے طور پر چند اشعار ملاحظہ ہوں:

نہ جانے قافلۂ اہل دل پہ کیا گزری
یہ اضطراب کبھی نالۂ جرس میں نہ تھا

پھر کوئی نغمہ بعنوان سکون دل سرور
روز و شب کے گریہ و ماتم سے جی گھبرا گیا

وہ مرے خواب آرزو سے سہی
رنگ تو آ گیا زمانے میں

سرور کوئی بھی حادثہ نا آشنا نہ تھا
اب ایسی بزم میں ہم کس سے گفتگو کرتے

[illegible]

غلط نامہ

اشتہارات

FORTNIGHTLY
THE
MESSENGER
P.O. Box 211(
Postal Station D
Scarborough, Ontario
Canada M1N 2E5
PHONE (416) 267-8006
EDITOR & PUBLISHER: SOHAIL AKHTAR
MARCH 07/1981

حلال گوشت کی صاف ستھری دوکان

جہاں سے آپ ہر قسم کے مصالحہ جات، گراسری اور
سبزیاں بازار سے مقابلتاً سستے داموں خرید سکتے ہیں

ALFLAH GROCER

2783 Dundas St. West Toronto, Ont.
Tel. 762-1633

ناقابل یقین

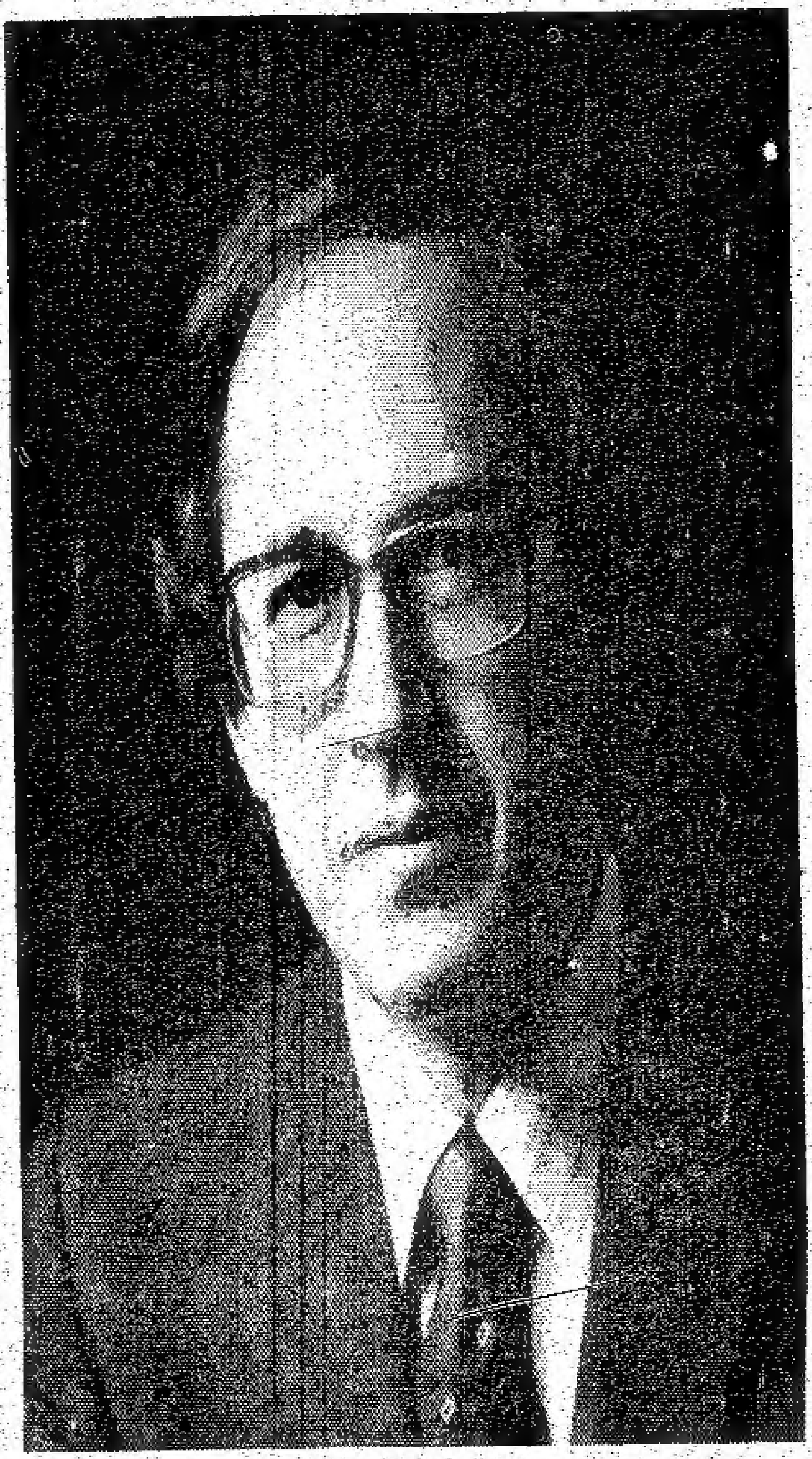
سستی ٹکٹیں
تفصیلات کے لئے آج ہی ہم سے رابطہ قائم کریں

IATA IATA

UNIVERSE TRAVEL AGENCY

3316 KEELE STREET — DOWNSVIEW, ONTARIO, CANADA, M3M-2H7

ZAHIR MODI 630-7393



ڈاکٹر اسٹیورڈ اسمتھ
لبرل پارٹی کا تجربہ کار سیاست دان
عام زندگی کا ہمدرد انسان

ELECTRICAL & REPAIR

*ELECTRIC MAINTANCE *HOME INSTALATIONS *REPAIRS *WIRING

ELECTRIC DOOR OPERATORS

CONVENIENCE — SECURITY

- DEPENDABLE CHAIN DRIVE
- AUTOMATIC LIGHT DELAY
- 1/3 H.P. OPERATORS
- AUTOMATIC SAFETY REVERSE



BASEMENT
*NEW
*RENOVATIONS
* REPAIRS
*ALTERATIONS
*PLUMBING

THERMAL
Replacement Windows



Double or triple glazed

- 4" Aluminum Frame
- Vinyl Thermal Break
- Styrofoam Insulation
- 1⅛" Thick Thermal Glass
- Removable Sliders
- Insect Screen
- Easy Cleaning
- Maintenance Free
- One Day Installation
- Cut Fuel Bills
- Any Size or Design

We remove your old windows, install custom fitted Thermo Windows. We cap existing wood frames with enamelled aluminum.
Also:
Storm windows & doors, soffit & fascia, siding, eavestroughs, roofs.

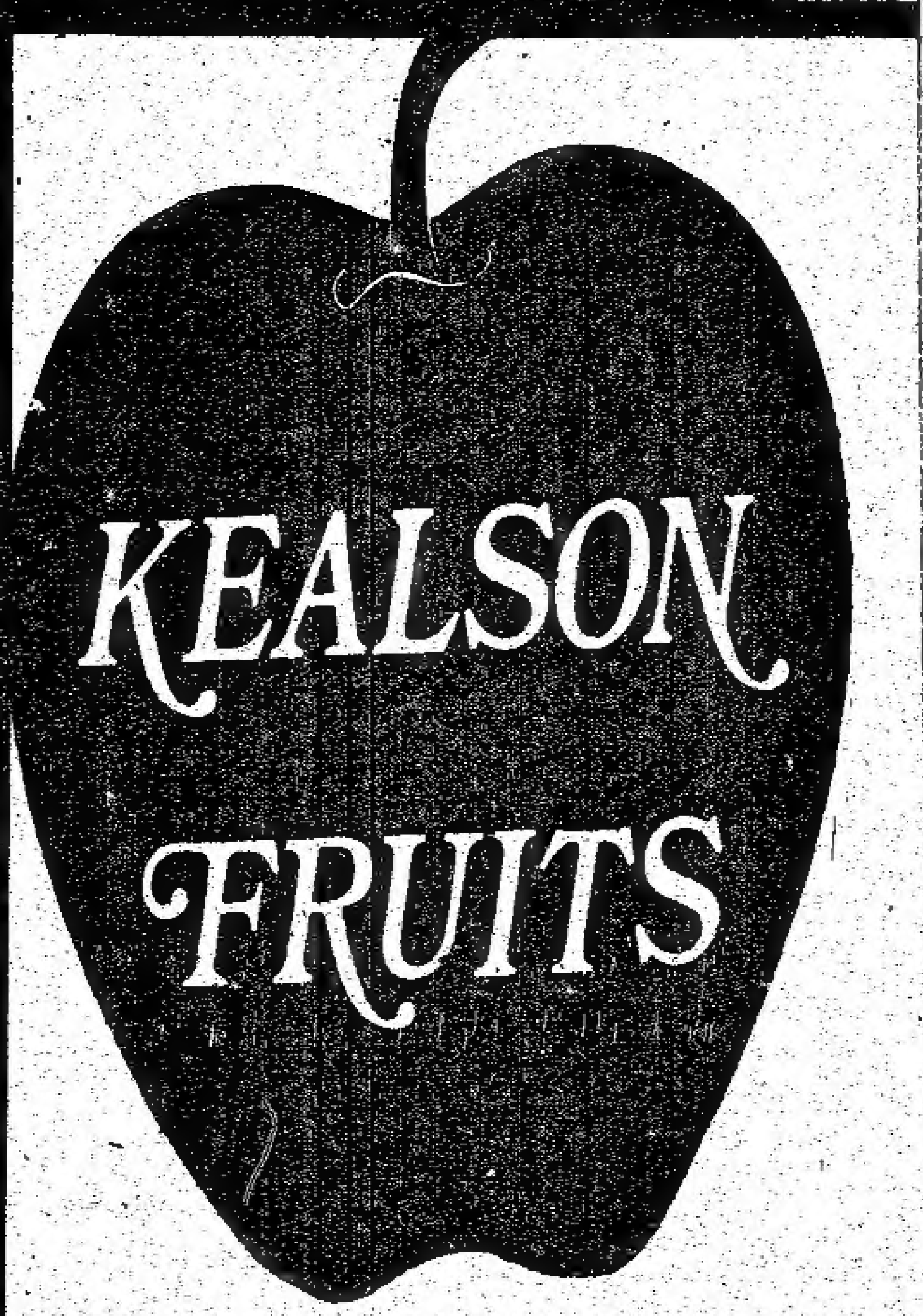
Home Improvements by

WHY THROW HEATING DOLLARS OUT YOUR WINDOWS?

ES

EVERSHINE HOME IMPROVEMENT CO.
Azhar Shaikh
538 DANFORTH ROAD,
SCARBOROUGH M1K 1G6
TELEPHONE
Res. 265-3408 Ofc. 264-3850

METRO LICENCE B—4803 BBB MEMBER OF THE BETTER BUSINESS BUREAU



2501 Eglinton Ave. E.
261-2297
Scarborough